وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ

2

سلسلة خدمة الحديث النبوي

احادیث مبارکہ کا عظیم ترین مجموعہ

سُنن دارمی (اردو)

ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمن التمیمی الدارمی المتوفی ۲۵۵ھ

ترجمہ: بنت شیخ الحدیث حافظ عبدالستار حماد

تخریج وفوائد: ابوالحسن عبدالمنان راسخ

جلد اول

انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور

2
اللہ
رسول
محمد
سلسلۃ خدمۃ الحدیث النبوی

احادیث مبارکہ کا عظیم ترین مجموعہ

سنن دارمی (اردو)

ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمن التمیمی الدارمی المتوفی ۲۵۵ھ

ترجمہ: بنت شیخ الحدیث حافظ عبدالستار حماد

تخریج وفوائد: ابوالحسن عبدالمنان راسخ

نظر ثانی: شیخ الحدیث قاری سعید احمد کلیروی حافظ مطیع اللہ

جلد اول



انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

اسلامی اکادمی ۱۷- الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور
042-37357587

نام کتاب: سنن دارمی (اردو)

ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن التمیمی الدارمی المتوفی ۲۵۵ھ

ترجمہ: بنت شیخ الحدیث حافظ عبد الستار حماد تخریج وفوائد ابو الحسن عبد المنان راسخ

نظر ثانی: شیخ الحدیث قاری سعید احمد کلیروی حافظ مطیع اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی ۱۷-الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور 042-7357587

Dar-us-Salam
486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

163۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ....

حَدَّثَنَا مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ كَانَ أَبُوبَكْرٍ إِذَا وَرَدَ عَلَيْهِ الْخَصْمُ نَظَرَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ وَجَدَ فِيهِ مَا يَقْضِيَ بَيْنَهُمْ قَضَى بِهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي الْكِتَابِ وَعَلِمَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلِكَ الْأَمْرِ سُنَّةً قَضَى بِهِ فَإِنْ أَعْيَاهُ خَرَجَ فَسَأَلَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ أَتَانِي كَذَا وَكَذَا فَهَلْ عَلِمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي ذَلِكَ بِقَضَاءٍ فَرُبَّمَا اجْتَمَعَ إِلَيْهِ النَّفَرُ كُلُّهُمْ يَذْكُرُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيهِ قَضَاءً فَيَقُولُ أَبُو بَكْرٍ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِينَا مَنْ يَحْفَظُ عَلَى نَبِيِّنَا فَإِنْ أَعْيَاهُ أَنْ يَجِدَ فِيهِ سُنَّةً مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ جَمَعَ رُؤُوسَ النَّاسِ وَخِيَارَهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ فَإِذَا اجْتَمَعَ رَأْيُهُمْ عَلَى أَمْرٍ قَضَى بِهِ. ❶

میمون بن مہران کہتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس جب کوئی جھگڑا لے کر آتا تو وہ اللہ کی کتاب میں دیکھتے، اگر وہ اس میں کچھ پاتے جس سے لوگوں کے درمیان فیصلہ کریں تو اس کے ساتھ فیصلہ کر دیتے۔ اور اگر قرآن مجید سے مسئلہ کا حل نہ ملتا اور اس مسئلہ میں رسول اللہ ﷺ کا طریقہ معلوم ہو جاتا تو اس کے مطابق فیصلہ فرما دیتے۔ اور اگر ان دونوں کے نہ ملنے کی وجہ سے فتوی میں رکاوٹ ہوتی تھی۔ تو نکل کر لوگوں سے پوچھتے تھے اور کہتے تھے: ”میرے پاس فلاں فلاں مسئلہ آیا ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بارے میں کوئی فیصلہ کیا ہو؟ پس بعض اوقات ان کے پاس بہت سے آدمی جمع ہو جاتے تھے اور سبھی اس بارے میں رسول اللہ ﷺ کا کوئی فیصلہ ذکر کرتے۔ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے تھے: ”تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، جس نے ہم میں ایسے آدمی پیدا کیے جو ہمارے نبی ﷺ کی حدیث یاد رکھتے ہیں اگر آپ ﷺ کی حدیث نہ پانے کی وجہ سے فتویٰ میں رکاوٹ ہوتی تھی تو بڑے لوگوں اور بزرگوں کو جمع کر کے ان سے مشورہ کرتے تھے اور جب کسی بات پر ان کی رائے متفق ہو جاتی تھی۔ تو اسی پر فیصلہ کرتے تھے۔

164۔أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى وَعَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ ....

عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ قَالَ كَانَ عَلَى امْرَأَتِي

ابو سہیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری بیوی کے ذمہ مسجد حرام میں

---

❶ ”اسنادہ منقطع“ میمون بن مہران نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ السنن الکبریٰ آداب القاضی، باب ما یقضی به القاضی 10/114۔

اعْتِكَافُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَسَأَلْتُ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَعِنْدَهُ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ قُلْتُ عَلَيْهَا صِيَامٌ؟قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا يَكُونُ اعْتِكَافٌ إِلَّا بِصِيَامٍ.فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَعَنِ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ لَا قَالَ فَعَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ لَا قَالَ فَعَنْ عُمَرَ قَالَ لَا.قَالَ: فَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ لَا قَالَ عُمَرُ مَا أَرَى عَلَيْهَا صِيَامًا فَخَرَجْتُ فَوَجَدْتُ طَاوُسًا وَعَطَاءَ ابْنَ أَبِي رَبَاحٍ فَسَأَلْتُهُمَا فَقَالَ طَاوُسٌ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَرَى عَلَيْهَا صِيَامًا إِلَّا أَنْ تَجْعَلَهُ عَلَى نَفْسِهَا قَالَ وَقَالَ عَطَاءٌ ذٰلِكَ رَأْيِي.❶

تین دن (نذر) کا اعتکاف تھا۔ میں نے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے پوچھا اور ان کے پاس ابن شہاب تھے۔ میں نے کہا: اس پر روزے بھی ہیں؟'' ابن شہاب نے کہا: ''روزوں کے بغیر اعتکاف نہیں ہوتا۔'' ان سے عمر بن عبدالعزیز نے پوچھا: ''کیا یہ نبی ﷺ سے منقول ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ انھوں نے پوچھا: ابوبکرؓ سے منقول ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں! انھوں نے کہا: کیا عمرؓ سے ثابت ہے۔ انھوں نے کہا: نہیں۔'' انھوں نے پوچھا: کیا عثمانؓ سے منقول ہے؟ انھوں نے کہا: ''نہیں۔'' عمر بن عبدالعزیزؒ نے کہا: ''میرا خیال ہے اس پر روزے نہیں ہیں۔'' میں باہر نکلا اور طاؤس اور عطاء بن ابی رباح کو پایا تو میں نے ان سے پوچھا تو طاؤس نے کہا: ''ابن عباسؓ کی رائے تھی کہ اس پر روزے نہیں ہیں مگر یہ کہ وہ خود اپنے ذمہ لے لے۔'' ابوسہل کہتے ہیں، عطاء نے کہا: ''میری بھی یہی رائے ہے۔''

165۔حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ..........

عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ أَبُو سَلَمَةَ الْبَصْرَةَ أَتَيْتُهُ أَنَا وَالْحَسَنُ فَقَالَ لِلْحَسَنِ أَنْتَ الْحَسَنُ مَا كَانَ أَحَدٌ بِالْبَصْرَةِ أَحَبَّ إِلَيَّ لِقَاءً مِنْكَ وَذٰلِكَ أَنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُفْتِي بِرَأْيِكَ فَلَا تُفْتِ بِرَأْيِكَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ سُنَّةٌ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

ابونضرۃ کہتے ہیں کہ ابوسلمہ بصرہ میں آئے تو میں اور حسنؒ ان کے پاس گئے۔ انہوں نے حسن سے کہا: ''تم ہی حسن ہو؟'' بصرہ والوں میں سے مجھے تم سے زیادہ کسی سے ملنے کی خواہش نہیں تھی۔ اور یہ اس وجہ سے کہ مجھے اس بات کا پتہ چلا ہے کہ تو اپنی رائے سے فتویٰ دیتا ہے۔ پس تم رسول اللہ ﷺ کی سنت یا اللہ کی اُتاری ہوئی کتاب کے علاوہ اپنی رائے سے فتوی بیان نہ کیا کرو۔''

❶ ''اسنادہ صحیح'' مصنف ابن ابی شیبۃ 87/3، معرفۃ السنن والآثار 395/6، مصنف عبدالرزاق 353/4۔

اعْتِكَافُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَسَأَلْتُ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَعِنْدَهُ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ قُلْتُ عَلَيْهَا صِيَامٌ؟قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا يَكُونُ اعْتِكَافٌ إِلَّا بِصِيَامٍ.فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَعَنِ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ لَا قَالَ فَعَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ لَا قَالَ فَعَنْ عُمَرَ قَالَ لَا.قَالَ: فَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ لَا قَالَ عُمَرُ مَا أَرَى عَلَيْهَا صِيَامًا فَخَرَجْتُ فَوَجَدْتُ طَاوُسًا وَعَطَاءَ ابْنَ أَبِي رَبَاحٍ فَسَأَلْتُهُمَا فَقَالَ طَاوُسٌ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَرَى عَلَيْهَا صِيَامًا إِلَّا أَنْ تَجْعَلَهُ عَلَى نَفْسِهَا قَالَ وَقَالَ عَطَاءٌ ذٰلِكَ رَأْيِي. ❶

تین دن (نذر) کا اعتکاف تھا۔ میں نے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے پوچھا اور ان کے پاس ابن شہاب تھے۔ میں نے کہا: اس پر روزے بھی ہیں؟"ابن شہاب نے کہا: "روزوں کے بغیر اعتکاف نہیں ہوتا۔"ان سے عمر بن عبدالعزیز نے پوچھا: "کیا یہ نبی ﷺ سے منقول ہے؟"اس نے کہا: نہیں۔انھوں نے پوچھا: ابوبکرؓ سے منقول ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں! انھوں نے کہا: کیا عمرؓ سے ثابت ہے۔ انھوں نے کہا: نہیں۔" انھوں نے پوچھا: کیا عثمانؓ سے منقول ہے؟ انھوں نے کہا: "نہیں۔" عمر بن عبدالعزیزؒ نے کہا: "میرا خیال ہے اس پر روزے نہیں ہیں۔" میں باہر نکلا اور طاؤس اور عطاء بن ابی رباح کو پایا تو میں نے ان سے پوچھا تو طاؤس نے کہا: "ابن عباسؓ کی رائے تھی کہ اس پر روزے نہیں ہیں مگر یہ کہ وہ خود اپنے ذمہ لے لے۔" ابوسہل کہتے ہیں، عطاء نے کہا: "میری بھی یہی رائے ہے۔"

165۔حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ..........

عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ أَبُو سَلَمَةَ الْبَصْرَةَ أَتَيْتُهُ أَنَا وَالْحَسَنُ فَقَالَ لِلْحَسَنِ أَنْتَ الْحَسَنُ مَا كَانَ أَحَدٌ بِالْبَصْرَةِ أَحَبَّ إِلَيَّ لِقَاءً مِنْكَ وَذٰلِكَ أَنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُفْتِي بِرَأْيِكَ فَلَا تُفْتِ بِرَأْيِكَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ سُنَّةٌ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

ابونضرۃ کہتے ہیں کہ ابوسلمہ بصرہ میں آئے تو میں اور حسنؒ ان کے پاس گئے۔انہوں نے حسن سے کہا: "تم ہی حسن ہو؟" بصرہ والوں میں سے مجھے تم سے زیادہ کسی سے ملنے کی خواہش نہیں تھی۔ اور یہ اس وجہ سے کہ مجھے اس بات کا پتہ چلا ہے کہ تو اپنی رائے سے فتویٰ دیتا ہے۔ پس تم رسول اللہ ﷺ کی سنت یا اللہ کی اُتاری ہوئی کتاب کے علاوہ اپنی رائے سے فتوی بیان نہ کیا کرو۔"

❶ "اسنادہ صحیح" مصنف ابن ابی شیبة 87/3، معرفة السنن والآثار 395/6، مصنف عبدالرزاق 353/4۔

أَوْ كِتَابٌ مُنْزَلٌ. ❶

فوائد:...... حسن بصری رحمہ اللہ کبار تابعین میں سے ہیں اور یہ عظیم محدث بھی ہیں۔ لیکن دلائل یاد نہ ہونے کی وجہ سے یا کسی مسئلے میں شرعی دلیل سے عدم واقفیت کی بنا پر سوال کو لوٹانے کی بجائے اپنی رائے سے جلد فتویٰ دے دینا یہ قابل مذمت ہے جس سے ابوسلمہ روک رہے ہیں۔

166۔ أَخْبَرَنَا عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ لَقِيَهُ فِي الطَّوَافِ فَقَالَ لَهُ يَا أَبَا الشَّعْثَاءِ إِنَّكَ مِنْ فُقَهَاءِ الْبَصْرَةِ فَلَا تُفْتِ إِلَّا بِقُرْآنٍ نَاطِقٍ أَوْ سُنَّةٍ مَاضِيَةٍ فَإِنَّكَ إِنْ فَعَلْتَ غَيْرَ ذٰلِكَ هَلَكْتَ وَأَهْلَكْتَ. ❷

جابر بن زید کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اسے طواف کے دوران ملے تو انہوں نے اسے کہا: ''اے ابوشعثاء! تو بصرہ کے عالموں سے ہے، تو فیصلہ کرنے قرآن یا نافذ ہونے والی سنت کے ساتھ فتویٰ بیان کر۔ کیونکہ اگر تو اس کے علاوہ کرے گا تو خود بھی ہلاک ہوگا اور لوگوں کو بھی ہلاک کرے گا۔''

167۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ حُرَيْثِ ابْنِ ظُهَيْرٍ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ أَتَى عَلَيْنَا زَمَانٌ لَسْنَا نَقْضِي وَلَسْنَا هُنَالِكَ وَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ قَدَّرَ مِنَ الْأَمْرِ أَنْ قَدْ بَلَغْنَا مَا تَرَوْنَ فَمَنْ عَرَضَ لَهُ قَضَاءٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلْيَقْضِ فِيهِ بِمَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ جَاءَهُ مَا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَإِنْ جَاءَهُ مَا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم پر ایسا زمانہ آیا ہے کہ ہم فیصلہ نہیں کرتے تھے اور نہ ہی اس لائق تھے۔ اب اللہ نے ایسے حالات مقرر کر دیئے ہیں جو کہ تم دیکھ رہے ہو پس جس کسی کو آج کے بعد کوئی فیصلہ کرنا پڑے تو وہ اللہ عزوجل کی کتاب کے ساتھ فیصلہ کرے اور اگر اس کے پاس ایسا مسئلہ آئے، جو اللہ کی کتاب میں نہ ہو، تو چاہئے کہ وہ اس سے فیصلہ کرے جس سے رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا ہو۔ اور اگر اس کے پاس ایسا مسئلہ آئے جو نہ اللہ کی کتاب

❶ ''اسناده صحيح'' الفقيه والمتفقه رقم:1070

❷ ''اسناده حسن'' حلية الاولیا 86/3 الفقيه والمتفقه 183/1، مفتاح الجنة للسيوطي ص:36۔

وَلَمْ يَقْضِ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ الصَّالِحُونَ وَلَا يَقُلْ إِنِّي أَخَافُ وَإِنِّي أُرٰى فَإِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَالْحَلَالَ بَيِّنٌ وَبَيْنَ ذٰلِكَ أُمُورٌ مُشْتَبِهَةٌ فَدَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلٰى مَا لَا يَرِيبُكَ. ❶

میں ہو اور نہ ہی اس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا ہو تو اسے اس کے ساتھ فیصلہ کرنا چاہئے جس کے ساتھ نیک لوگوں نے فیصلہ کیا ہو۔ اور اس طرح نہ کہے کہ میں ڈرتا ہوں اور میری رائے ہے۔ کیونکہ حرام ظاہر ہو گیا ہے اور حلال ظاہر ہو گیا ہے اور اس کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں جو چیز تمہیں شبہ میں ڈالتی ہے، اسے چھوڑ کر اس چیز کو اختیار کرو جو تمہیں شبہ میں نہ ڈالے۔"

فوائد:...... قرآن وسنت سے مسئلہ نہ ملنے کی صورت میں صالحین کے اقوال و آراء کے مطابق جواب دیا جائے گا۔ ہاں صالحین کی آراء و اقوال نہ ملتے ہوں تو بندہ اپنے اجتہاد اپنی رائے کے مطابق فیصلہ کر سکتا ہے۔ کیونکہ مطلق آراء کو برا نہیں سمجھا گیا۔ جیسا کہ صالحین کے فیصلے ظاہر ہے ان کی آراء پر مشتمل ہوں گے تو متاخرین بھی ان کی طرح اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔ ہاں یہ بات قابل مؤاخذہ ہے کہ قرآن وسنت کے بعد بندہ سلف کو چھوڑ کر خود فیصلے صادر کرنے لگے لہٰذا اسی کی شناخت بیان کی گئی ہے۔

168۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ..........

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا سُئِلَ عَنِ الْأَمْرِ فَكَانَ فِي الْقُرْآنِ أَخْبَرَ بِهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي الْقُرْآنِ وَكَانَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَخْبَرَ بِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَعَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ قَالَ فِيهِ بِرَأْيِهِ. ❷

عبداللہ بن ابی یزید کہتے ہیں: "جب ابن عباسؓ سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تھا اگر قرآن میں ہوتا تو بتا دیتے تھے۔ اگر قرآن میں نہ ہوتا اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ہوتا تھا تو وہ بتا دیتے اور اگر یہ بھی نہ ہوتا تو ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے تھے۔ اور اگر یہ بھی نہ ہوتا تو اپنی رائے سے کہتے تھے۔"

فوائد:...... اس سے پچھلی حدیث کی تشریح کی تاکید ہو جاتی ہے۔

169۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ..........

---

❶ "اسنادہ جید" سنن النسائی، آداب القضاۃ، باب الحکم باتفاق اھل العلم حدیث: 5399 امام نسائی رحمہ اللہ اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: "ھذا الحدیثُ حَدِیثٌ جَیِّدٌ جَیِّدٌ۔

❷ "اسنادہ صحیح" مستدرک حاکم، کتاب العلم باب الناس کانوا لا یکذبون فی عھد النبی حدیث: 450۔

عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ إِلَيْهِ إِنْ جَاءَ كَ شَيْءٌ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَاقْضِ بِهِ وَلَا تَلْفِتْكَ عَنْهُ الرِّجَالُ فَإِنْ جَاءَ كَ مَا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَانْظُرْ سُنَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاقْضِ بِهَا فَإِنْ جَاءَ كَ مَا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَمْ يَكُنْ فِيهِ سُنَّةٌ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَانْظُرْ مَا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ فَخُذْ بِهِ فَإِنْ جَاءَكَ مَا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَمْ يَكُنْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ فِيهِ أَحَدٌ قَبْلَكَ فَاخْتَرْ أَيَّ الْأَمْرَيْنِ شِئْتَ إِنْ شِئْتَ أَنْ تَجْتَهِدَ بِرَأْيِكَ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَتَقَدَّمْ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَأَخَّرَ فَتَأَخَّرْ وَلَا أَرَى التَّأَخُّرَ إِلَّا خَيْرًا لَكَ. ❶

شریح بیان کرتے ہیں ''عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس لکھ کر بھیجا کہ اگر تمہارے پاس کوئی ایسا واقعہ آئے جو قرآن میں ہو تو اسی پر فیصلہ کرو اور لوگوں کی وجہ سے اسے نہ چھوڑو۔ اگر تمہارے پاس ایسا مسئلہ آئے جو اللہ کی کتاب میں نہ ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق فیصلہ کرو۔ اگر تمہارے پاس ایسا مسئلہ آئے جو نہ اللہ کی کتاب میں ہو اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں ہو تو دیکھو جس پر لوگوں نے اتفاق کیا ہو اسے لے لو۔ اور اگر تمہارے پاس ایسا مسئلہ آئے۔ جو نہ اللہ کی کتاب میں ہو، اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں ہو اور نہ ہی اس کے متعلق کسی نے تم سے پہلے کوئی بات کی ہو، تو پھر دو کاموں میں سے جسے چاہو اختیار کر لو۔ اگر چاہو کہ اپنی رائے سے کوشش کر کے آگے بڑھو تو آگے بڑھ جاؤ۔ اور اگر پیچھے رہنا چاہو تو پیچھے رہو۔ اور میرے خیال میں پیچھے رہنا ہی تمہارے لئے بہتر ہوگا۔''

فوائد:...... معلوم ہوا اظہار رائے سے اگر بچنا ممکن ہو تو اسی کو اپنایا جائے گا۔ لیکن افسوس! آج حضرت صاحب کا سارا علم رائے کے اردگرد گھومتا ہے۔

170۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ أَخِي الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ نَاسٍ مِنْ أَهْلِ حِمْصٍ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ..........

عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ كَيْفَ تَقْضِي قَالَ أَقْضِي بِكِتَابِ

معاذ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جب یمن کی طرف بھیجا۔ تو فرمایا: ''اگر تمہیں کوئی مسئلہ پیش آئے تو کیسے فیصلہ کرو گے؟'' معاذ نے کہا: ''میں اللہ کی کتاب سے فیصلہ

---

❶ ''اسنادہ جید'' سنن النسائی، آداب القضاۃ، باب الحکم باتفاق اهل العلم حدیث: 5401،سنن الکبری کتاب آداب القاضی،باب ما یقضی به القاضی 10/115۔

اللّٰهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ قَالَ أَجْتَهِدُ رَأْيِي وَلَا آلُو قَالَ فَضَرَبَ صَدْرَهُ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللّٰهِ لِمَا يُرْضِي رَسُولَ اللّٰهِ. ❶

کروں گا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر اللہ کی کتاب میں نہ ہوا تو؟“ معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”پھر رسول اللہ ﷺ کی سنت سے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر رسول اللہ ﷺ کی سنت میں نہ ہوا؟“ معاذ نے کہا: ”میں اپنی رائے سے کوشش کروں گا اور کمی نہیں کروں گا۔“ راوی کہتا ہے: ”رسول اللہ ﷺ نے معاذ کے سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا: ”اللہ کا شکر ہے، جس نے اپنے بھیجے ہوئے رسول کے ایلچی کو اس بات کی توفیق دی جس سے اس کا رسول خوش ہوا۔“

فوائد:...... مسائل اخذ کرنے میں قرآن وحدیث اساس ہیں۔ اور حجت ہونے میں بھی یہ مساوی ہیں۔ لہٰذا حجت پکڑتے وقت پہلے ان دونوں کو دیکھا جائے گا۔ ان کے بعد اجماع اور پھر قیاس کو دیکھا جائے گا۔ جمہور فقہا مندرجہ بالا حدیث کی بنا پر قرآن وحدیث میں بھی ترتیب کے قائل ہیں جب کہ یہ مسئلہ مرفوعاً ثابت نہیں۔ البتہ موقوفاً صحابہ رضی اللہ عنہم کے اقوال اس پر دال ہیں۔ جیسا کہ آئندہ اثر بھی اس پر شاہد ہے۔ بہر حال حدیث کا قرآن کے لیے ناسخ ہونا جیسا کہ ﴿لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ﴾ کا (سورۃ بقرہ:180) میں وصیت کے حکم کو منسوخ کر دینا اور قرآن کے عام کو خاص کر دینا۔ مثلاً قرآن میں حرام چیزوں میں گدھے کا ذکر نہیں جبکہ حدیث نے اسے بیان کر دیا۔ ان دلائل سے جہاں سنت کی قوت کا اندازہ ہوتا ہے وہیں ان کے درجے کی برابری کا بھی پتہ لگتا ہے۔ لہٰذا حجت کے اعتبار اور ترتیب کے لحاظ سے یہ ایک درجے میں ہوں گے۔

171۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ.........

عَنْ حُرَيْثِ بْنِ ظُهَيْرٍ قَالَ أُحْسَبُهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ قَدْ أَتَى عَلَيْنَا زَمَانٌ وَمَا نُسْأَلُ وَمَا نَحْنُ هُنَالِكَ وَإِنَّ اللّٰهَ قَدَّرَ أَنْ بَلَغْتُ مَا تَرَوْنَ فَإِذَا سُئِلْتُمْ عَنْ

حریث بن ظہیر کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود نے کہا: ہم پر ایسا وقت آیا کہ نہ ہم سے پوچھا جاتا تھا اور نہ ہم اس لائق تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے مقدر کر دیا ہے کہ ہم یہاں تک پہنچ گئے ہیں تو جب تم سے کوئی بات

---

❶ ”اسناده ضعيف منقطع“ سنن ابی داود كتاب القضاء باب احتهاد الرائ فی القضاء حديث 3592، جامع الترمذي، كتاب الاحكام، باب ماجاء في القاضي كيف يقضي حديث :1238، مصنف ابن ابی شيبة 117/10 حديث 9149: